اپنی منگیتر کو کہا اگر تم نے مجھ سے کچھ چھپایا تو شادی کے بعد مجھ پر حرام ہو گی

قال لمخطوبته إن أخفيت عني شيئا فتحرمين علي بعد الزواج

[أردو - اردو - urdu]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

اپنی منگیتر کو کہا اگر تم نے مجھ سے کچھ چھپایا تو شادی کے بعد مجھ پر حرام ہو گی

میرے منگیتر کو علم ہے کہ اس سے معرفت سے قبل میرے ایك دوسرے شخص کے ساتھ تعلقات تھے جو اس کا دوست بھی ہے اس شخص اور میرے مابین کئی کچھ ہوتا رہا لیکن بڑا اور فحش کام نہیں ہوا، لیکن یہ کام حرام ضرور تھا.
مگر اب میں توبہ کر چکی ہوں اور اللہ سے بخشش کی دعا کرتی ہوں مشکل یہ درپیش ہے کہ ماضی میں میرے اور اس کے دوست میں جو کچھ ہوتا رہا ہے اس میں اسے شك ہے، اور پھر اس نے اپنے کچھ دوستوں سے میرے بارہ میں غلط قسم کی باتیں سنی ہیں، اوراس کے اس دوست نے جو کچھ ہمارے مابین ہوا تھا اسے فاش کر دیا ہے.
اس لیے میرے منگیتر نے مجھے قسم دی کہ میں جو کچھ ہوا میں سب بیان کروں اور قسم اٹھائی کہ اگر میں نے جھوٹ بولا یا کچھ چھپایا تو شادی کے بعد میں اس پر حرام ہوں، میں مسجد میں قرآن پکڑ کر قسم اٹھائی کہ مجھ پر کچھ چھپانا حرام ہے، حالانکہ حقیقت میں جو کچھ ماضی میں ہوا میں نے اسے چھپایا تھا.
یہ علم میں رہے کہ ان شاء میری شادی قریب ہی ہونے والی ہے، مجھے خوف ہے کہ کہیں میں اس کے حق میں گنہگار تو نہیں، اور وہ ہمیشہ مجھے کہتا ہے کہ اگر کچھ چھپایا تو میں اسے معاف نہیں کرونگا، اور اللہ کے سامنے اس پر راضی نہیں ہونگا، برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ؟

الحمد للہ:

اول:
منگیتر اور خاوند بیوی کے ماضی کے متعلق نہیں پوچھنا چاہیے، بلکہ یہی کافی ہے کہ شادی کے وقت بیوی نیکی و بھلائی میں معروف اور صالح ہو، اس کے دین اور عفت میں طعن نہ کیا جائے، رہا مسئلہ کہ ماضی میں وہ کسی حرام کام کا ارتکاب کرتی رہی ہو، اور پھر اس سے توبہ کر کے نیك

و صالح بن چكى ہو، تو اس سے اس كے بارہ ميں سوال كرنا غلط ہے، اور پھر اسے اس ميں جھوٹ بولنے يا طلاق كى طرف دھكيلنے كا باعث بنتا ہے، يا پھر وہ اپنے آپ كو رسوا كرنے اور اللہ كى ستر پوشى كو افشا اور ظاہر كرنے كا باعث بنےگى، اور اگر اس نے اس كے ساتھ سچ بولا تو اس كے سامنے شك و شبہ كى مجال پيدا ہو جائيگى.

اور يہ بہت ہى غلط بات ہے كہ خاوند اور بيوى ايك دوسرے كے سامنے اپنے ماضى ميں جو كچھ ہوا واضح بيان كر ديتے ہيں اور سارا ماضى كھول كر ركھ ديتے ہيں، حالانكہ اللہ سبحانہ و تعالى نے ان كى ستر پوشى كر ركھى تھى، بلكہ انہيں ايسا نہيں كرنا چاہيے، اور اللہ تعالى كى ستر پوشى پر راضى ہوتے ہوئے اللہ كى شكر ادا كرنا چاہيے.

دوم:
بيوى يا منگيتر كو اپنے ماضى ميں جو كچھ ہوا وہ بيان نہيں كرنا چاہيے كيونكہ اللہ نے اس پر پردہ ڈالتے ہوئے ان كى ستر پوشى كر ركھى تھى، بلكہ اس كے ليے ستر پوشى كرنا واجب ہے، اس ليے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اس گندگى اور برائى سےاجتناب كرو جس سے اللہ نے منع فرمايا ہے، اور اگر كوئى اس ميں مبتلا بھى ہو جائے تو اسے اللہ كى ستر پوشى سے اپنے آپ كو چھپانا چاہيے "

اسے بيہقى نے روايت كيا ہے، اور علامہ البانى رحمہ اللہ نے سلسلۃ الاحاديث الصحيحۃ حديث نمبر (٦٦٣) ميں صحيح قرار ديا ہے.

اور صحيح مسلم ميں ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے مروى ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اللہ تعالى جس بندے كى دنيا ميں ستر پوشى كرتا ہے تو روز قيامت بھى اس كى ستر پوشى كريگا "

صحيح مسلم حديث نمبر (٢٥٩٠).

اور اگر خاوند یا منگیتر اس کے متعلق اصرار کر کے پوچھے تو عورت کو توریہ اختیار کرنا چاہیے، مثلا وہ یہ کہہ سکتی ہے کہ: میرے اور اس شخص کے مابین کچھ نہیں ہوا.

اور وہ اس سے مراد یہ لے کہ آج یا کل کچھ نہیں ہوا، اس لیے کہ اسے تو سترپوشی کا حکم ہے، اور پھر اسے بتانے اور اس راز کو افشا کرنے میں کوئی مصلحت اور ضرورت بھی نہیں لہذا اس کے لیے توریہ کرنا مشروع ہے، بلکہ بعض اہل علم نے تو اس وقت جھوٹ بولنا بھی جائز قرار دیا ہے.

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (٨٣٠٩٣) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اس بنا پر ہم امید کرتے ہیں کہ آپ نے جو جھوٹ بولا ہے اس میں آپ کو کوئی گناہ نہیں، لیکن بہتر یہ تھا کہ آپ توریہ اور کنایہ استعمال کرتیں.

سوم:
جب منگیتر اپنی منگیتر سے یہ الفاظ کہے: اگر تم نے مجھ سے کچھ چھپایا تو شادی کے بعد تم مجھ پر حرام ہوگی، اور پھر لڑکی نے اپنے منگیتر سے کچھ چھپایا تو اسے طلاق نہیں ہوگی اور نہ ہی ظہار ہوگا؛ کیونکہ طلاق اورظھار تو نکاح کے بعد ہوتا ہے، اور منگیتر نے تو یہ کلام عقد نکاح سے قبل کی ہے، اس لیے نہ تو اس کی طلاق واقع ہوگی اور نہ ہی ظھار.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" آپ کو علم ہونا چاہیے کہ طلاق تو نکاح کے بعد ہوتی ہے اس لیے کہ یہ طلاق تو نکاح کو ختم کرنے کا نام ہے، اس لیے نکاح سے قبل طلاق نہیں ہوگی، چنانچہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے یہ کہے کہ: اگر میں نے تم سے شادی کی تو تجھے طلاق اور پھر اس سے شادی کر لی تو اسے طلاق نہیں ہوگی.

یا مرد سے اس کی بیوی نے کہا: میں نے سنا ہے کہ تم شادی کرنا چاہتے ہو اور مجھے یہ دوسری شادی پسند نہیں اور بیوی اسے تنگ کرے تو خاونداسے کہے: کیا تم اس پر راضی ہو کہ اگر میں نے کسی عورت سے شادی کی تو اسے طلاق ؟

تو بیوی کہنے لگی: بس کافی ہے، اور وہ اس پر راضی ہو گئی تو خاوند نے یہ بات کہہ دی، اور شادی نہ کی، لیکن اگر وہ شادی کر لے تو اسے طلاق نہیں ہو گی، کیونکہ نکاح سے قبل طلاق نہیں ہوتی " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (۱۳ / ۷).

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی توبہ قبول فرمائے اور آپ کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم .